© rasailojaraid.com

عقوق الوالدین

(والدین کی نافرمانی کرنا)

مولانا محمد منشاء کاشف
فیصل آباد

رب رحیم نے اپنی عبادت کو مقدم رکھا جس کو حقوق اللہ کہتے ہیں کیونکہ یہ اول انسان کا حق ہے اس کے بعد حقوق العباد بیان فرمائے ہیں جن میں پہلا حق والدین کا قائم کیا ان دونوں میں سے زیادہ اہمیت ماں کو مقدم رکھا یہ وہ ماں ہے جس نے پورے تیں ماہ بچے کیلئے بڑی تکلیفیں برداشت کیں چھ ماہ تک تو پیٹ میں اٹھا کر پھرتی گھر کے کام کاج کرنا اور یہ بوجھ بھی اٹھانا معمولی بات نہیں اور پورے دو سال اس کو دودھ پلانا اس کا بول و براز اٹھانا صفائی میں رکھنا بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ اور والد جو بڑی مشکل سے محنت کر کے کماتا ہے آپ کم استعمال کرنا اولاد کو دینا آپ بہت مصروف رہنا ان کو آرام کا موقع دینا ختنہ عقیقہ، نکاح جیسے ان کے حقوق ادا کرنا لیکن وہ والدین جب ضعیف ہوجاتے ہیں اولاد کے محتاج ہوتے ہیں تو وہ بیٹا، بیٹی جوان ہوکر ان کو پہچانتے بھی نہیں جہاں چاہیں وہ کسمپرسی کی حالت میں پھرتے پھریں لڑکے لڑکی کو کوئی پرواہ نہیں اولاد اگر اپنی پرورش کا خیال کرتی ہے تو والدین کی ایسی حالت نہ ہوتی اللہ تعالیٰ سمجھ دے آمین۔

حصول جنت والدین کی خدمت میں

حضرت جاہمہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور غزوہ (جنگ) میں شمولیت کی درخواست پیش کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ تیری والدہ زندہ ہے؟ جاہمہ کہتے ہیں ہاں زندہ ہے، حضور فرماتے ہیں: **فالزمها فان الجنة عند رجليها** (مشکوۃ ۲/۴۲۱)

یعنی تو والدہ کی خدمت کو لازم پکڑ کیونکہ وہ بوڑھی ہوچکی ہیں تیرے لئے ان کی خدمت کرنا فرض ہے اور یہی تیرا جہاد ہے۔ مزید فرمایا تجھے جنت اس کی خدمت میں مل جائے گی۔ مزید **عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من اصبح مطيعا لله فى والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا** ...... الحدیث (مشکوۃ:۲/۴۲۱)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص اللہ کی خوشنودی اور صرف لوجہ اللہ والدین کی اطاعت میں فرماں برداری میں صبح کرتا ہے تو اس شخص کیلئے اللہ کی طرف سے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اگر ان میں ایک زندہ ہو تو ایک کھول دیا جاتا ہے۔ حدیث کا دوسرا حصہ نافرمان کی وعید میں ہے کہ جو شخص نافرمانی کرے اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اللہ بچائے۔ والدین کی خدمتمیں جب جنت ملتی ہے اور ہمارے معاشرے درست ہوتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم ان کے مطیع ہو جائیں دعا یہی ہے کہ ہمیں اللہ جل وحدہ والدین کی خدمت میں حضرت ابو ہریرہؓ کی طرح بنادے آمین۔ اب حضرت ابو ہریرہ کی اطاعت گزاری ملاحظہ فرمائیے:

حضرت ابو ہریرہؓ کا حسن سلوک

ان ابا مرة مولى ام هانىء بنت ابى طالب اخبره انه ركب مع ابى هريرة الى ارضه بالعقيق فاذا دخل ارضه صاح با على صوته عليك السلام ورحمة الله وبركاته يا امتاه تقول وعليك السلام ورحمة الله وبركاته يقول رحمك الله كما ربينى صغيرا فتقول يا بنى وانت فجزاك الله خيرا ورضى الله عنك كما بررتنى كبيرا .

یعنی ابومرہ (تابعی) نے کہا میں ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ ان کی زمین میں گیا (مدینہ کے قریب) جو وادی عقیق میں واقع تھی وہیں آپ کی والدہ رہا کرتی تھیں حضرت ابو ہریرہ اپنے معمول کے مطابق جب والدہ کے پاس پہنچے تو بلند آواز سے کہا اے اماں آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں ہوں پھر انہوں نے جواب دیا تم پر بھی سلامتی رحمت اور برکت ہو پھر آپ نے کہا یعنی ابو ہریرہ رحمک اللہ کما ربنی صغیرا۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کہ آپ نے بچپن میں میری پرورش فرمائی ماں نے جواب دیا اے بیٹا تم کو اللہ جزائے خیر دے اور تم سے راضی ہو تم بڑے ہو کر مجھ سے حسن سلوک سے پیش آتے ہو ابومرہ تابعی فرماتے ہیں کہ جب والدہ سے رخصت ہوئے تو اسی طرح کہا۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں صحابہ رضوان اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہم اجمعین نے طرز عمل پر اور صحیح صحیح معنوں میں اللہ ورسول کی تابعداری کا شرف بخشے آمین۔

والدین کی خدمت کا نتیجہ

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال بینما ثلثة نفر یتما شون الحدیث

خلاصہ یہ ہے کہ تین آدمی جنگل یعنی پہاڑی علاقہ سے گزر رہے تھے اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے وہ بیچارے ایک غار میں بچاؤ کیلئے داخل ہو جاتے ہیں داخل ہونے کے بعد اس پہاڑی کا ایک پتھر غار کے منہ پر آ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ باہر نہیں نکل سکتے اس اثناء میں وہ آپس میں کہنے لگے کہ ایسے عمل کی طرف دیکھو جو تم نے سب سے اچھا کیا ہو اور اللہ کی جناب میں وہ عمل پیش کر کے دعا مانگو شاید اللہ اس پتھر کو ہٹا دے چنانچہ ان میں ایک ان الفاظ سے دعا مانگنا شروع کرتا ہے:

فقال احدهم اللهم ان كان لي والدان شيخان كبيران فكنت اخرج ارعى ثم اجيء فاحلبت فاجي بالحلاب فاتي به ابوي فيشربان ثم اسعى الصبية واهلي وامراتي. فاحتسبت ليلة فجئت فاذاهما نائمان قال فكرهت ان اوقظهما و الصبية يتضاغون عند رجلي فلم يزل دابي وا ودبهما حتى طلع الفجر ان كنت تعلم انى فعلت ذالك ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة نرى منها السماء قال ففرج عنهم الحديث (مسلم، بخاری)

یعنی اب ان ایک شخص کی جناب میں حاضر ہو کر دست بدعا ہوتا ہے اور اپنا اعلیٰ عمل بارگاہ ایزدی میں پیش کرتا ہے وہ یہ کہ یا الٰہی تجھے معلوم ہے کہ میرے والدین بالکل کمزور بوڑھے لکڑی پر چلنے والے تھے میرا ذریعہ معاش صرف یہ تھا کہ بکریاں چراتا تھا صبح شام ان بکریوں کے دودھ پر گزر رہا تھا۔ صبح کو چرانے کیلئے لیجایا کرتا تھا شام کو واپس لاتا تھا واپسی پر دودھ دوہتا اور فراغت کے بعد والدین کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ان کو دودھ پلاتا اس کے بعد اہل وعیال اور رشتہ داروں کو دیتا مگر اللہ کی شان کہ ایک دن میں دور نکل گیا اور شام ہو گئی واپس آ کر دودھ دوہا اور بمطابق دستور والدین کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو وہ سو رہے تھے اب بیدار کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا اور بچے بھی میرے سامنے دودھ کیلئے چلا رہے تھے یہی کیفیت صبح تک جاری رہی۔ وہ اٹھے، انہیں دودھ پلایا بعد میں اہل وعیال رشتہ داروں کو دیا اے رب العالمین اگر میں نے یہ عمل (یعنی والدین کو پہلے دودھ پلانا) صرف اور صرف تیری رضا کیلئے کیا تھا تو آج اس چٹان (پتھر) کو ہم سے اتنا دور کر دے کہ ہم آسمان دنیا کو دیکھ سکیں اللہ نے یہ دعا قبول کی اور چٹان کو ہٹا دیا۔

یہ تھا نیک عمل اور اس کا فائدہ والدین کی خدمت کا مگر مزید ایک اور بات ذہن نشین کر لیجئے کیونکہ مسئلہ آ گیا ہے۔ وسیلہ، اعمال صالحہ بنتے ہیں نہ کہ بزرگ) اندازہ تو آپ بھی لگا سکتے ہیں کہ جب چٹان غار کے منہ پر آ جاتی ہے تو مشورہ کرنے کے بعد یہی کہتے ہیں کہ اعمال صالحہ بارگاہ ایزدی میں پیش کرو اور دعا کرو کہ وہ اس مصیبت سے نجات دے چنانچہ پیش کرتے ہیں اور نجات حاصل کر لیتے ہیں مگر بزرگوں، پیروں، وغیرہ کو نہیں پکارتے اس سے معلوم ہوا کہ پہلے وقت کے لوگ بھی اللہ سے مدد مانگنے کے قائل تھے نہ یہ کہ بزرگوں وغیرہ سے مدد کے قائل تھے۔ تو ہمیں توسل کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنا ہوگا کہ بجز اعمال صالحہ اور اتباع کے کسی کو پکارنا فائدہ مند نہیں۔ توسل بالاشخاص کے علاوہ نفس مسئلہ تو روز روشن کی طرح واضح ہے۔ مقام والدین کے بارے میں کثیر الاحادیث ہیں مگر اختصار سے ذکر کیا ہے کہ اب والدین کی نافرمانی کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

نافرمانی والدین کی سزا

کبائر گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ یہ ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ والدین کے عاق، نافرمانی پر اللہ کا عذاب دنیا میں ہی آ جاتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كل الذنوب يوخر الله عنها ما شاء الله الى يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله فى الحيوة قبل الممات (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس گناہ کی سزا کو چاہے آخرت کے دن تک موخر کر دیتا ہے مگر والدین کے نافرمان کو دنیا میں ہی موت سے قبل سزا دیدیتا ہے۔

والدین کی نافرمانی سے بچنا چاہئے کیونکہ اس سے دنیا اور آخرت میں عذاب ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر ماں باپ کا نہیں مانا وہ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔ جیسا کہ حضرت جریج بنی اسرائیل میں سے ایک شخص ہے جس کا ذکر بخاری شریف میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جریج ایک راہب آدمی تھا جو اپنے گرجا میں عبادت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا کرتا تھا، تارک الدنیا تھا لوگوں سے الگ رہتا تھا اور ایک شخص گایوں کو چرانے والا اس گرجا کے نیچے آ کر ٹھہرتا تھا اور (قریب ہی) گاؤں کی ایک عورت اس چرواہے کے پاس آ جاتی تھی ایک دن اس کی (یعنی جریج کی) ماں آئی اور اس نے جریج کو آواز دی اور وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا اپنے دل میں اس نے کہا کہ ایک طرف میری ماں کا ہے اور دوسری طرف میری نماز ہے اس کی سمجھ میں یہی آیا کہ اپنی نماز کو ترجیح دوں (اور والدہ سے بعد میں بات کروں) پھر اس کی والدہ نے تیسری مرتبہ چیخ کر آواز دی اس نے پھر دل میں کہا کہ ادھر میری والدہ ہے اور ادھر میری نماز ہے۔ اس کی سمجھ میں یہی آیا کہ اپنی نماز کو ترجیح دوں اور اپنی والدہ سے نماز کے بعد بات کروں۔ جب اس نے اپنی والدہ کا جواب نہ دیا تو اس کی والدہ نے بددعا کے طور پر یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو موت نہ دے اے جریج جب تک تو فاحشہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے پھر وہ چلی گئی وہ عورت جو چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی اس کی وجہ سے اس کو حمل ٹھہر گیا حمل کا وقت پورا ہونے کے بعد بادشاہ کے پاس لایا گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے گرجے کو گرا دو اور اس کو میرے پاس لے آؤ بادشاہ کے حکم سے لوگوں نے اس کے گرجے کو کلہاڑوں سے مارنا شروع کر دیا کہ یہاں تک کہ وہ گر گیا۔ پھر انہوں نے اس کے ہاتھوں کو اس کی گردن میں رسی سے باندھا اور لے کر چل دیئے۔ وہ فاحشہ عورتوں کے پاس سے جب گزرا تو ان کو دیکھ کر مسکرایا اور وہ فاحشہ عورتیں بھی اس کو دیکھ رہی تھیں، جب کہ وہاں بہت سے آدمی موجود تھے بادشاہ نے جریج سے پوچھا یہ عورت کیا دعویٰ کر رہی ہے۔ جریج نے کہا اس کا کیا دعویٰ ہے بادشاہ نے کہا اس کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ بچہ تجھ سے پیدا ہوا ہے جریج نے اس عورت سے کہا کیا تو ایسا دعویٰ کر رہی ہے کہنے لگی ہاں جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے لوگوں نے نے کہا وہ اس عورت کی گود میں ہے۔ جریج اس بچہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا **من ابوک** تیرا باپ کون ہے اس بچے نے کہا کہ گایوں کا چرانے والا جب بچہ بولا اور اس نے جریج کو بری قرار دے دیا اور اپنا حمل گایوں کے چرانے والے سے بتا دیا تو بادشاہ کو دوسرے لوگوں کی ندامت ہوئی کہ جریج کا گرجا کیوں توڑا اور اس کو رسی سے باندھ کر ذلیل کر کے کیوں لایا گیا اس پر معذرت کرنے لگے اور بادشاہ نے یوں کہا کہ تمہارا گرجا گھر ہم سونے کا بنا دیں جریج نے کہا نہیں بادشاہ نے کہا چاندی کا بنا دیں جریج نے کہا نہیں بادشاہ نے کہا تو پھر کیسا بنائیں جریج نے کہا جیسا تھا ویسا ہی بنا دیں بادشاہ نے کہا وہ کیا بات تھی کہ جب تمہیں لا رہے تھے تو تم مسکرا رہے تھے جریج نے جواب دیا کہ وہ ایک ایسی بات ہے جسے میں نے پہچان لیا تھا اور وہ یہ کہ میری والدہ کی بددعا مجھے لگ گئی تھی پھر جریج نے اپنا اور اپنی والدہ کے واقعہ سے ان کو باخبر کیا۔ جس میں یہ تھا کہ والدہ نے جو بددعا دی تھی کہ مرنے سے پہلے تو فاحشہ عورتوں کا منہ دیکھ لے گا اس کا مظاہرہ ہوا اور مجھے ان کا منہ دیکھنا پڑا۔

تشریح: اس حدیث سے والدہ کے بلانے پر اس کی اطاعت کرنے کا ثبوت ہوا اگر چہ نماز میں ہو اور والدہ کی بددعا جریج کو جو لگ گئی تھی حضرت جریج کے بار بار **اللھم امی و صلواتی** کہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک کلام کرنے سے نماز قطع ہو جاتی تھی اسی وجہ سے والدہ کو جواب نہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لو کان جریج عالما لعلم ان اجابة امه اولی من عبادة ربه

اگر جریج عالم ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ ماں کی اجابت و اطاعت رب تعالیٰ کی (نفلی) عبادت سے بہتر ہے آج کل جو اولاد والدین کی نافرمان ہے وہ غور کرے۔ ولی اللہ بھی اپنی والدہ کی بددعا سے نہیں بچ سکا۔ عام آدمی کا کیا حال ہوگا۔ (نصرۃ الباری شرح صحیح البخاری، پارہ پانچواں ص ۶۴۔۶۵، تفصیل فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں ملاحظہ فرمائیں۔

فقہائے حنفیہ نے اس مسئلے میں تفصیل لکھی ہے صاحب در مختار لکھتے ہیں کہ **ولو دعاہ احد ابویہ فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به وفی النفل ان علم انه فی الصلوۃ فدعاہ لا یجیب والا اجابه۔**

یعنی اگر نماز پڑھنے والا فرض نماز میں ہو اور اس کے ماں باپ میں سے کوئی اس کو آواز دے تو نماز توڑ کر ان کے پاس نہ جائے ہاں اگر وہ کسی ایسی پریشانی میں ہوں جس کے لئے وہ اس سے مدد مانگ رہے ہیں تو نماز توڑ کر چلا جائے اور اگر نفل نماز میں ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ والد یا والدہ جو آواز دے اور اسے معلوم ہو کہ یہ نماز میں ہے تو اس کی آواز پر نماز نہ توڑ کر جائے اور اگر انہیں علم نہ ہو کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے۔ تو نماز توڑ کر ان کے پاس چلا جائے بعد میں اس نماز کو قضا کرے۔ حاشیہ ادب المفرد، ص ۸۷، ترجمہ مولانا محمد خالد صاحب خان گڑھی، شاگرد رشید حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی۔

© rasailojaraid.com